محمد اظہارالحق اسلام آباد

اسامہ بن لادن کے لئے ایک نظم

کروڑوں میں تو وہ بھی کھیلتے ہیں
جو حیا کا آخری ذرّہ بھی اپنی بے بصر آنکھوں سے باہر کھینچ لاتے ہیں
جو حرمت بیچ کر
نہریں محل اور ماڑیاں باغات جاگیریں بناتے ہیں
جو اونچی مسندوں پر بیٹھ کر
خلقِ خدا کی سسکیوں پر مسکراتے ہیں
تو اُوپر ابر کے پیچھے فرشتے تلملاتے ہیں

....

کروڑوں میں تو وہ بھی کھیلتے ہیں
گردنوں پر جن کی پٹوں کے نشاں ہیں
جو ہزاروں میل سے آئے ہوؤں کی جلد کی رنگت کے آگے دم ہلاتے تھے
جو طرّوں گدّیوں تمغوں خطابوں کے لئے
ناموس کے نتھنوں میں رسی ڈال کر
دربار میں پابوس ہوتے تھے
تو بے وقعت سُرینوں پر نسب اور نام کا کپڑا نہ ہوتا تھا
جو اس بے بس لہو روتی زمیں پر (حیف ہے) اب بھی معزز کہلواتے ہیں

....

کروڑوں میں تو وہ بھی کھیلتے ہیں
جو زمیں پر بوجھ ہیں
جن کے لہو کی ہر رمق
ہر سانس کا مقصد
شکم کی پرورش ہے
جن کے وارث
ان کی مرگِ ناگہانی کی تمنا میں
ہر اک مکروہ ناخواندہ مُسَجّم کو
خدا گردانتے ہیں
اپنی گردن پر بٹھاتے ہیں

....

کروڑوں تو خدا نے تجھ کو بھی بخشے ہیں
لیکن تو کروڑوں میں نہیں کھیلا
کہ تو جس کھیل میں یہ جاں ہتھیلی پر لئے پھرتا ہے
اُس میں تیرے ہم جولی فرشتے ہیں
تعجب ہے تعفّن سے بھری جن کی غلاظت
فاحشہ عورت کے کپڑوں پر جمی
اک تجربہ گہ میں پڑی ہے
وہ تری عفت بھری سانسوں کے درپے ہیں
مگر رُوباہ زادے شیر کو کب مار سکتے ہیں
یہ ہم جنسی کے عادی سورما
ترے قدموں سے اٹھتی گرد کو بھی پا نہیں سکتے
زمیں پر سونے والے شاہزادے!
تو اگر چل بھی بسا
تو ہر ستارہ اک اسامہ بن کے چمکے گا